احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 145 ہفتہ- صفر-1416ھ' یکم وفا 1374ہش' یکم جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا جیسی کوئی چیز نہیں

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے-(-) جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے- اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں- دنیا میں دیکھو بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہرروز شور ڈالتے رہتے ہیں ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے- جب یہ اڑ کر دعا کرتا ہے تو پالیتا ہے- کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے- دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے (صاحبِ ایمان) ہر کام میں فتح پاسکتا ہے- اللہ تعالیٰ نے (صاحبِ ایمان) کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے- بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے- ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے- دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے- ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چبھ گیا- پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے-- تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہوگیا- بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہوگیا- فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا- ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے- تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی' ورنہ نہیں- وہ تھانیدار کٹانے پر راضی نہ ہوا- اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا- ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی- ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہوگیا ہے- تو ہمیں وہ قصہ یاد آگیا- میں نے اسی جگہ سے دعا شروع کردی- گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا نام و نشان تک بھی نہ تھا- پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹-۴۰)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سیدہ عزیزۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی عبدالرحمان صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز مورخہ ۱۹- جون ۹۵ء کو وفات پاگئیں- آپ مکرم حافظ عبدالرحمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں- آپ موصیہ تھیں- آپ کا جنازہ مورخہ ۱۹- جون ۹۵ء بعد مغرب بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر صدر محلہ دارالرحمت شرقی الف نے دعا کرائی- احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی سلسلہ ضلع میانوالی لکھتے ہیں-

میرے والد محترم چوہدری فضل دین صاحب بٹ آف سمن آباد فیصل آباد عمر ۹۲ سال ۹۵-۶-۱۳ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے- اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد مغرب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا- آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی- اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

نکاح

○ عزیزہ محترمہ صائمہ شوکت صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد شوکت صاحب (بھائی بھائی ٹریڈرز ربوہ) کا نکاح مکرم آصف مظفر احمد ٹورانٹو- کینیڈا ابن مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب کے ساتھ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۹۵-۶-۱۶ کو ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا-

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے-

○ واقفین نو کو اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں- جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تربیت کا اہم نکتہ اللہ سے سچا پیار رکھنا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے نہ دیں- یہ ساری چیزیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں- میں نے آپ کو بارہا مثالیں دی ہیں- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء) کی جو اصل شان تھی' جو نور ان میں چمکتا تھا جس نور سے وہ رستہ دیکھتے تھے اور رستہ دکھاتے تھے وہ یہی اللہ کا رعب تھا- غیراللہ کا کوئی رعب ان کے اوپر اثر انداز نہیں تھا- سادہ کپڑوں میں' پھٹی پرانی جوتیوں میں' ایسے لباس میں جس کے اندر قمیض کا شلوار سے جوڑ نہیں' کوٹ کا اندر کے کپڑوں سے جوڑ نہیں' جرابیں اور رنگ کی اور سوٹ اور رنگ کے پہنے ہوئے' کبھی سوٹ بھی پہن لیتے تھے کبھی سادہ عام تہبند باندھ کر پھرتے تھے لیکن یہ نظر آتا تھا کہ لباس ان پر اثر انداز نہیں ہو رہا جو لباس پہنتے ہیں اس پر وہ اثر انداز ہو جاتے ہیں- مجنوں سے دشت کو رونق تھی- دشت مجنوں پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا پس جو بھی وہ لباس پہنتے تھے اس لباس میں اچھے لگتے

باقی صفحہ ۷ پر

ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم و معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
اڑھائی روپیہ

یکم - وفا 1374 ھش یکم - جولائی 1995ء

اپنی اپنی صلاحیت کی تکمیل

یہ جو کہا گیا ہے کہ ہمارا آج گذرے ہوئے کل سے بہتر ہونا چاہئے اور ہمارا کل جو آنے والا ہے وہ آج سے بہتر ہونا چاہئے۔ یہ بات از خود حاصل نہیں ہو سکتی اس کے لئے انسان کو سوچنے اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ عام طور پر تو ہماری حالت یہ ہوتی ہے کہ ہم جیسے بھی قدم اٹھاتے ہیں اٹھتے چلے جاتے ہیں لیکن اگر ہم پہلے قدم سے دوسرے قدم کو بہتر بنانا چاہیں یا کل سے آج کو بہتر بنانا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں بالارادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ کل ہم نے کیا کیا تھا آج ہم کیا کر رہے ہیں۔ ان دونوں باتوں کا موازنہ کرتے ہوئے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ کل کیا گیا تھا اس سے آج کس طرح کچھ بہتر کیا جا سکتا ہے۔ جب تک ہم ایسا نہ کریں۔ ہمارے سب دن ایک جیسے ہوں گے۔ ہمارے سب قدم ایک جیسے ہوں گے۔ پس یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ بہتر سے بہتر بننے کے لئے ہمیں بالارادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمتِ مرداں مددِ خدا۔ اگر ہم واقعی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو پھل لگائے گا اور ہماری زندگی کو بہتر سے بہتر بننے کی توفیق دے گا۔ ہمارا آج ہمارے گذرے ہوئے کل سے بہتر ہو گا۔ اور ہمارا آنے والا کل ہمارے آج سے بہتر ہو گا۔ اسی سلسلے میں حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں محنت کرنے کے متعلق جو حسین تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو جو بھی قوتیں اور طاقتیں دی گئی ہیں ان کی نشوونما کا انحصار اس کی اَن تھک محنت اور انتہائی کوشش پر ہے اس لئے انسان کو اپنی قوتوں اور طاقتوں کی کامل نشوونما کے لئے اَن تھک کوشش اور انتہائی جدوجہد کرنی چاہئے۔ جیسا کہ کلامِ الٰہی پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے اصولی طور پر ہمیں چار قسم کی قوتیں اور صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں۔ (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاقی (۴) روحانی۔ دینِ حق ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ کہ ہر قسم کی قوت کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی ضروری ہے۔ اور ان چاروں قسموں میں سے کسی قسم کی قوت اور صلاحیت کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ انسان کی تمام طاقتوں اور قوتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہونی چاہئے۔"

گویا کہ ہمیں اپنی زندگی کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے بالارادہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری جسمانی صحت اچھی رہے۔ ہماری ذہنی صحت اچھی رہے۔ ہمارے اخلاق بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں۔ ہمیں روحانی دنیا میں زیادہ سے زیادہ کامیابیاں حاصل ہوں اور ہم روحانیت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں اگر ہم ان چاروں باتوں کے لئے پوری پوری کوشش کرتے ہیں اور انہیں بہتر بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پوری طرح مانا ہے کہ انسان اپنی ہر قسم کی صلاحیت اور اپنی ہر قسم کی قوت کا خیال رکھے اور اسے آگے سے آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔

اُنڈیل دو اپنی آگ مجھ پر، بڑھاؤ میری طرف کو شعلے
کہ میرے دل کی یہ کیفیت ہے کہ سرد خانہ بنا ہُوا ہے
اگرچہ میری زباں پہ اب تک کسی کا شکوہ نہ آسکا ہے
کسی کی بے وجہ سرد مہری مِرا فسانہ بنا ہُوا ہے

ابوالاقبال

○

شبابِ حشر در آغوشِ حسنِ لاجواب آؤ
مٹا ڈالوں میں اپنے دل سے فکرِ احتساب آؤ

تمہاری تابشِ رُخ کی کہاں سے تاب لاؤں گا
مرے دل میں جو آؤ تو حجاب اندر حجاب آؤ

اب آثارِ قیامت دیکھ کے گھبرا رہے ہو کیوں
تمہیں کس نے کہا تھا بزم میں یوں بے نقاب آؤ

مجھے منزل سے بڑھ کر بادیہ گردی سے اُلفت ہے
نظر آؤ کبھی تم تو باندازِ سراب آؤ

ستاروں کی ضیاء میں چھپ کے مجھ کو دیکھتے کیا ہو
کسی بھیگی ہوئی تاریک شب میں بن کے خواب آؤ

مجھے ڈر ہے تمہاری ہی نظر تم کو نہ لگ جائے
سرِ بام آؤ تو جلووں کی اوڑھے اِک نقاب آؤ

یہ عصیاں ہے، مجھے معلوم ہے، میں خوب واقف ہوں
تمہیں کِس نے کہا تھا تم یہاں بہرِ ثواب آؤ

فضائے ماہتابی تاب کے جلووں پہ اِترائے
کبھی ایسے سماں میں تم بھی رشکِ ماہتاب آؤ

نوازش ہائے پیہم بھولتا جاتا ہے دل میرا
خُدارا پھر کبھی اب تم بصد طرزِ عتاب آؤ

سُنا ہے ان کے جلوے عام ہوتے جا رہے ہیں اب
نسیم اس بزم میں جاؤ تو تم بھی کامیاب آؤ

نسیم سیفی

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھوگے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو (-) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمۂ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فارسی منظوم کلام

مرا نہ زُہد و عبادت نہ خدمت و کارے است
ہمیں مرا است کہ جانم رہینِ دلدارے است

میرے پاس نہ زہد ہے نہ عبادت نہ خدمت نہ اور کوئی کام- صرف ایک بات ہے کہ میری جان اس دلدار کے پاس گرو پڑی ہوئی ہے

چہ لذّتے است برویش کہ جاں فدائش باد
چہ راحتے است بکویش اگرچہ خوں بارے است

اس کے چہرہ میں ایسی لذت ہے کہ جان اس پر قربان ہے اس کی گلی میں عجب لطف ہے اگرچہ وہاں خون کی بارش ہوتی ہے

دوائے عشق نخواھم کہ آں ہلاکتِ ماست
شفائے ما بہ ہمیں رنج و درد و آزارے است

میں عشق کا علاج نہیں چاہتا کیونکہ اس میں ہماری ہلاکت ہے ہماری شفا تو اسی رنج و درد اور بیماری میں ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس اور تو کوئی بات قابل ذکر نہیں ہے- نہ میرے پاس زُہد ہے- نہ میرے پاس عبادت کی دولت ہے اور نہ میرے پاس کوئی اور کام ہے جس کا ذکر کیا جاسکے البتہ ایک بات ہے اور اسی کو میں سب سے زیادہ اہم جانتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میری جان میرے محبوب کے پاس گرو پڑی ہوئی ہے- گویا کہ یہ فنا کا مقام ہے جہاں سے انسان کو لقاء اور بقاء حاصل ہوتے ہیں- باقی تمام کام عبادات ہوں یا زہد ہو یا کوئی اور خدمت ہو وہ اس سے کم تر ہے- آخر سب سے اہم چیز جو انسان کے پاس موجود ہے وہ تو اس کی جان ہے اور جو اپنی جان اپنے محبوب کے پاس گرو رکھ دے یعنی اس کے لئے ہمہ وقت قربان ہونے کے لئے تیار رہے اسے زہد یا عبادات کا خیال کرنے کی کیا ضرورت ہے- اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عبادت نہیں کرتا یا کوئی اور خدمت اس سے بجا نہیں لائی جاتی- لیکن وہ ان تمام باتوں کو اپنی جان محبوب کے سپرد کر دینے سے کم تر سمجھتا ہے اور اسی لئے وہ ان عبادات پر فخر نہیں کرتا بلکہ اس بات پر فخر کرتا ہے اور مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ اس نے اپنی جان تک اپنے محبوب کے سپرد کر رکھی ہے-

آپ فرماتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دیکھنے میں لذت ہے اس پر تو انسان اپنی جان قربان کئے بغیر نہیں رہ سکتا- وہ سب سے بڑی لذت ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور لذت نہیں- اور اس لذت کے حصول کے لئے اسے اگر اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو وہ یقیناً ایسا کرے گا- اور ایک رنگ میں وہ ایسا کرتا بھی ہے- اس لئے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے کوچہ میں خون کی بارش ہو رہی ہے- لوگ اپنا خون بہاتے ہیں- لوگ اپنی جان دیتے ہیں اور یہی وہ بات ہے جو اس کے کوچہ میں لطف پیدا کرتی ہے- جس سے لوگ محظوظ ہوتے ہیں- یعنی جتنا زیادہ وہ اپنے آپ کو اس پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور جتنا زیادہ ان کا خون بہایا جاتا ہے- اتنا ہی زیادہ انہیں لطف آتا ہے-

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے عشق کا کوئی علاج کیا جائے- کیونکہ یہ عشق تو میری زندگی ہے- میں خدا تعالیٰ سے پیار کرتا ہوں تو یہی میری زندگی ہے- اور اگر کوئی اس کا علاج کر دے اور میرے اس پیار کو روک دے تو میں اس کو اپنے لئے ہلاکت تصور کرتا ہوں- یعنی جب خدا تعالیٰ سے پیار نہ رہے- تو زندگی کیسی- وہ زندگی تو نہ ہونے کے برابر ہے- اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ میں اس عشق سے جو زندگی پاتا ہوں- یہی میری اصل خواہش ہے- یہی میری اصل خوشی ہے- میں نہیں چاہتا کہ میرے عشق کی بیماری کا کوئی علاج کر دے اور پھر مجھے اپنے محبوب سے محبت نہ رہے- کیونکہ وہ تو میرے لئے موت کے برابر ہے-

آپ فرماتے ہیں کہ اس میں جو مشکلات پیش آتی ہیں- جو رنج اور درد ہمیں اٹھانے پڑتے ہیں اگر انہیں بیماری کہا جائے تو یہی بیماری ہماری شفاء کا باعث ہے- ہم اسی بیماری کو اپنی صحت کی کلید سمجھتے ہیں-

ان اشعار میں حضرت صاحب نے خدا تعالیٰ سے محبت کا ایک معیار قائم کیا ہے- اور وہ معیار یہ ہے کہ باقی تمام باتوں سے بڑھ کر انسان اس بات کو جانے کہ وہ اپنی جان اپنے محبوب کے سپرد کر دیتا ہے- اگرچہ وہ عبادات بھی کرے گا- اور اس سے زہد کا اظہار بھی ہو گا- اور اور بھی کئی خدمات سرانجام دے گا- لیکن ان پر ہرگز فخر نہ کرے ان کو اس بات سے کم تر سمجھے کہ اس نے اپنی جان محبوب کے سپرد کر دی ہے- آپ فرماتے ہیں کہ اگر اسے بیماری کہا جائے تو ہم اس بیماری کا علاج نہیں چاہتے- کیونکہ یہی بیماری دراصل ہمارے لئے شفاء ہے اور ہماری زندگی ہے- اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے-

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طہارۃُ النّفس اور تحمّل

انسان کے نیک خصائل میں تحمل کی خصلت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے- کیونکہ تحمل سے بہت سے جھگڑوں اور فسادوں اور لڑائیوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے- بہت دفعہ انسان ایک بات سن کر بحث مباحثہ میں پڑ جاتا ہے اور بجائے فائدہ کرنے کے نقصان پہنچاتا ہے- بعض لوگ تو اپنے خیال کے خلاف بات سنتے ہی کچھ ایسے دیوانہ ہو جاتے ہیں کہ حد اعتدال سے بڑھ کر گالیوں پر اتر آتے ہیں- اور عظیم الشان فسادوں کے بانی ہو جاتے ہیں- بعض لوگ اپنے منشاء کے خلاف بات سن کر ایسی طول طویل بحثیں شروع کر دیتے ہیں کہ جن کا ختم ہونا محالات سے ہو جاتا ہے- لیکن حقیقی مصلح وہی ہوتا ہے جو اکثر اوقات تحمل سے کام لیتا ہے- اور احتیاط کے ساتھ سمجھاتا ہے- آج کل کے بادشاہ یا علماء یا گدی نشین اپنی حیثیت کا قیام ہی اسی میں دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص ان کے خلاف بات نہ کرے- اور مرضی کے خلاف بات دیکھ کر فوراً ناراض ہو جاتے ہیں- اور تحمل سے کام نہیں لیتے- ممکن نہیں کہ ان لوگوں کے مزاج کے خلاف کوئی شخص بات کہہ دے اور پھر بغیر کچھ سخت و سست کلام سننے کے اس مجلس سے اٹھے- مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرز کے نہ تھے- آپ اس موقعہ پر تحمل سے کام لیتے اور بجائے گالیاں دینے اور سختی کرنے کے ایسا نرمی کا طریق اختیار کرتے کہ دوسرا خود بخود شرمندہ ہو جائے- حضرت علیؓ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں- جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک موقعہ پر جب حضرت علیؓ نے آپ کو ایسا جواب دیا جس میں بحث اور مقابلے کا طرز پایا جاتا تھا- تو بجائے اس کے کہ آپؐ ناراض ہوتے- یا خفگی کا اظہار کرتے- آپؐ نے ایک ایسی لطیف طرز اختیار کی کہ حضرت علیؓ غالباً اپنی زندگی کے آخری ایام تک اس کی حلاوت سے مزا اٹھاتے رہے ہوں گے- اور انہوں نے جو لطف اٹھایا ہو گا وہ تو انہی کا حق تھا- اب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس اظہار ناپسندیدگی کو معلوم کر کے ہر ایک باریک بین نظر محو حیرت ہو جاتی ہے- حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک رات میرے اور فاطمۃ الزہراءؓ کے پاس تشریف لائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی تھیں- اور فرمایا کہ کیا تم تہجد کی نماز نہیں پڑھا کرتے- میں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں' جب وہ چاہے اٹھانا اٹھا دیتا ہے- آپ اس بات کو سن کر لوٹ گئے- اور مجھے کچھ نہیں کہا- پھر میں نے آپ سے سنا اور آپ پیٹھ پھیر کر کھڑے ہوئے تھے- اور آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر کہہ رہے ہیں کہ انسان تو اکثر باتوں میں بحث کرنے لگ پڑتا ہے-

اللہ اللہ !! کس لطیف طرز سے حضرت علیؓ کو آپؐ نے سمجھایا کہ آپ کو یہ جواب نہیں دینا چاہئے تھا- کوئی اور ہوتا تو اول تو بحث شروع کر دیتا کہ میری پوزیشن اور رتبہ تو دیکھو پھر اپنے جواب کو دیکھو- کہ کیا تمہیں یہ حق پہنچتا تھا کہ اس طرح میری بات کو رد کر دو- نہیں تو کم سے کم یوں بحث شروع کر دیتا کہ یہ تمہارا دعویٰ غلط ہے کہ انسان مجبور ہے- اور اس کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں- وہ جس طرح چاہے کرواتا ہے- چاہے نماز کی توفیق دے چاہے نہ دے اور کہتا کہ جبر کا مسئلہ قرآن شریف کے خلاف ہے لیکن آپؐ نے ان دونوں طریق میں سے کوئی بھی اختیار نہ کیا اور نہ تو ان پر ناراض ہوئے- نہ بحث کر کے حضرت علیؓ کو ان کے قول کی غلطی پر آگاہ کیا- بلکہ ایک طرف ہو کر ان کے اس جواب پر اس طرح اظہار حیرت کر دیا کہ انسان بھی عجیب ہے کہ ہر بات میں کوئی نہ کوئی پہلو اپنے موافق نکال ہی لیتا ہے اور بحث شروع کر دیتا ہے- حقیقت میں آپ کا اتنا کہہ دینا ایسے ایسے منافع اپنے اندر رکھتا تھا جس کا عشر عشیر بھی کسی اور کی سو بحثوں سے نہیں پہنچ سکتا تھا-

اس حدیث سے بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں- جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے- اور اسی جگہ ان کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے-

اول تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو دین داری کا کس قدر خیال تھا- کہ رات کے وقت پھر کر اپنے قریبیوں کا خیال رکھتے تھے- بہت لوگ ہوتے ہیں جو خود تو نیک ہوتے ہیں لوگوں کو بھی نیکی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ان کے گھر کا حال خراب ہوتا ہے- اور ان میں یہ مادہ نہیں ہوتا کہ اپنے گھر کے لوگوں کی بھی اصلاح کریں- اور انہی لوگوں کی نسبت مثل مشہور ہے کہ "چراغ تلے اندھیرا" یعنی جس طرح چراغ اپنے

باقی صفحہ ۷ پر

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب کے ان اشعار میں جو انسان کا مقام پیش کیا گیا ہے اور انسان کی خدا سے محبت کے جس رنگ کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہمیں بھی عطا ہو- اے خدا تو ایسا ہی کر-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں میرے ساتھ نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج سر ابوبکر طفاوا بالیوا کے پریس سیکرٹری بیٹھے ہیں اور یہ کمرہ وزیر اعظم کے دفتری کمرے کے ساتھ ملحق ہے۔ نائیجیریا سے واپسی کے چند روز قبل خاکسار نے محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کی معیت میں سر ابوبکر طفاوا بالیوا سے ملاقات کی۔ اور انہیں کچھ کتابیں پیش کیں۔ ملاقات کے دوران بھی بہت سی باتیں ہوئیں۔ لیکن طریق کار یہ ہے کہ ملاقات سے پہلے وزیر اعظم کا پریس سیکرٹری ملاقاتی کا انٹرویو لیتے ہیں اور ان کے نوٹس وزیر اعظم کی ڈائری میں شامل ہو کر سرکاری دستاویز کے طور پر حکومت کی لائبریری میں رکھے جاتے ہیں۔

سر ابوبکر طفاوا بالیوا سے پرانی واقفیت تھی۔ ان کے بچے باوجود اس کے کہ ہمارا پرائمری سکول بیت احمدیہ میں لگتا تھا وہاں آکر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ویسے بھی حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب کی موجودگی میں جبکہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی نائیجیریا میں موجود تھے۔ ایک استقبالیہ کی تقریب میں سر ابوبکر طفاوا بالیوا نے احمدیت کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے میں احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرتا ہوں۔ وہ احمدیہ مشن کو اور مجھے خاصی دیر سے بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ چنانچہ ان کے ساتھ بڑی دوستانہ گفتگو ہوئی اور احتراما" کھڑے ہو کر انہوں نے ہماری کتابوں کا تحفہ وصول کیا۔

لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے دستور یہ ہے کہ اس ملاقات کے دوران تو پریس سیکرٹری موجود نہیں ہوتا لیکن ملاقات سے پہلے ملحقہ کمرے میں ملاقاتی کا انٹرویو لے کر تمام حالات وکیفیات وزیر اعظم کے لئے محفوظ کرلیتا ہے چنانچہ یہی وہ موقعہ ہے جس کی یہ تصویر لی گئی۔ مسٹر آدو۔لنفا مجھے اخبار ٹروتھ کی وجہ سے بھی اچھی طرح جانتے تھے اور اس لئے بھی کہ میں نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کا وائس پریذیڈنٹ تھا۔ اور وہ باقاعدگی کے ساتھ ہمارے اجلاسوں میں شرکت کرتے تھے۔ متعدد اجلاس میری صدارت میں ہوئے بلکہ پریس کا سالانہ ڈنر جس پر سر ابوبکر طفاوا بالیوا بطور وزیر اعظم تشریف لائے اور جس کی صدارت بھی میں نے کی' اس ڈنر کی وجہ سے بھی۔ اور پھر چونکہ ان کے پاس نائیجیریا بھر کے اخبارات آتے تھے اور میرا اخبار بھی وہاں جاتا تھا۔ وہ نہ صرف میرے اخبار میں چھپی ہوئی چیزیں شوق سے پڑھتے تھے بلکہ دیگر اخبارات میں میرے مضامین اور خبریں اور دیگر نوٹس وغیرہ بھی ان کے ملاحظے میں آتے تھے۔ اس طرح وہ مجھ سے خاصے متعارف تھے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ان کے ساتھ دوستی کا تعلق تھا تو یہ بھی کچھ غلط نہ ہوگا وزیر اعظم صاحب سے بھی بڑے برادرانہ اور دوستانہ تعلقات تھے۔ اور اپنے وزیر اعظم کے ساتھ ان تعلقات کو دیکھ کر انہیں بھی یہ محسوس ہوتا تھا کہ میرے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات ہونے چاہئیں۔

اس انٹرویو میں جو انہوں نے لیا اور جو بات وزیر اعظم کی ڈائری میں شامل ہو کر حکومت کی دستاویزات کا حصہ بن گئی' میں نے عمومی طور پر بھی جماعت کے متعلق باتیں بتائیں یعنی جماعت کب اور کہاں شروع ہوئی اور اس کا کام کس کس طرح آگے بڑھا۔ اور نائیجیریا کے متعلق تفصیل سے انہیں آگاہ کیا۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی نائیجیریا میں آمد سے بھی قبل وہاں جماعت بن چکی تھی۔ ریویو آف ریلیجنز سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۱۶ء میں نائیجیریا میں احمدی موجود تھے۔ اور ان کی حضرت امام جماعت الثانی سے خط وکتابت تھی۔ وہاں سے شروع کر کے میں نے ۱۹۶۴ء تک کے حالات بیان کئے۔

حضرت نیر صاحب اگرچہ تھوڑا عرصہ نائیجیریا میں رہے لیکن ایسا تاثر چھوڑ گئے کہ سالہا سال تک لوگ انہیں یاد کرتے رہے اور انہی کی باتیں دہرا کر احمدیت کا لطف اٹھاتے رہے۔ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب خاصی دیر تک وہاں ٹھہرے۔ ایک لمبا عرصہ انہیں نہ صرف دارالحکومت میں رہنے کا موقعہ ملا بلکہ ملک بھر کے دورے بھی کئے اور ہر چھوٹے بڑے سے تعلقات پیدا کر کے احمدیت کو متعارف کروایا۔ وہ تو گورنر جنرل تک کو بڑی آسانی سے مل لیا کرتے تھے۔ ان دنوں گورنر جنرل انگریز ہوتے تھے۔ اور انہیں ملنا اتنا آسان نہ تھا۔ لیکن حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب اتنے اثر و رسوخ والے تھے کہ گورنر جنرل سے بھی گویا ان کی دوستی ہے۔ ان کے اس قسم کے واقعات میں پہلے اپنے بعض مضامین میں درج کرچکا ہوں۔

حضرت حکیم صاحب کے بعد خاکسار نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۴ء تک کی روائیداد پیش کی جس میں ریڈیو براڈکاسٹ ' خطبے کا براڈکاسٹ ہونا' اخبارات میں لکھنا لکھانا' اپنا پرچہ جاری کرنا دی ٹروتھ اور سکولوں کا اجراء اور اسی قسم کے دوسرے معاملات' مسلم کانگرس آف نائیجیریا کے ہر اجلاس میں شریک ہونا اور انہیں اس بات کی تلقین کرنا کہ وہ اپنے لئے ایک اخبار جاری کریں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ان کے سامنے پیش کی گئیں اور انہوں نے نوٹس (Notes) لے لئے۔ بہت سی باتیں تو انہیں پہلے بھی معلوم ہوں گی لیکن چونکہ یہ ایک حکومتی دستاویز بننے والی چیز تھی اس لئے وہ مجھ سے متعدد سوالات پوچھتے رہے اور میں انہیں جواب دیتا رہا۔ یہ بالکل ایسا ہی تفصیلی انٹرویو تھا جیسا کہ میری واپسی کے چند روز قبل نائیجیرین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے لیا اور اپنے آرکائیوز میں اسے محفوظ رکھا۔ وہ سارا انٹرویو ریڈیو پر سنایا بھی گیا اور بطور ایک خصوصی دستاویز کے نائیجیرین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے دستاویزات میں شامل بھی کیا گیا۔

اس تصویر میں مسٹر آدو۔لنفا میری بتائی ہوئی باتیں اپنی کاپی میں تحریر کر رہے ہیں۔ میں بھی تیز تیز بول رہا ہوں اور وہ بھی خاصی تیز رفتار سے لکھ رہے ہیں۔

جب وزیر اعظم صاحب اپنے دفتر میں پہنچ گئے تو ہمارا یہ انٹرویو ختم ہوا اور میں اور محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب وزیر اعظم صاحب کے

باقی صفحہ ۷ پر

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 20- اپریل 1956ء

ہماری تاریخ

ADVERTISE IN THE TRUTH
Write to :- Advertisement Manager
45, Idumagbo Ave
Phone 20602 Lagos

the TRUTH 20th April 1956
AN AHMADIYYA PUBLICATION

BOOKS ! BOOKS !! BOOKS !!!
LITERATURE (Registered in Nigeria)
45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.
Phone 20602

Vol.V. No. 21 Price ONE PENNY

Islamic Congress Delegation Arriving In Lagos On 22nd For Ten-Day Tour Of The Country

The Delegation Wants To Meet As Many Muslims As It Can And Discuss With Them The Cultural Help That It Might Be Able To Give

The Islamic Congress delegation will arrive in Lagos by Air on the 22nd of April and will stay in the country for ten days.

During this period the members of the delegation intend to meet the Muslims of this land and discuss necessary details of any cultural help that the Congress might be in a position to give.

The members of the delegation are: Dr. M. M. Sayyad, Dr. H. A. Mahmoud and Dr Mahmud Brelvi, the last gentleman is a Pakistani. The Congress was inaugurated some years ago on the occasion of a pilgrimage and at the instance of the Saudi Arabian, Pakistani and Egyptian Governments. The King of Saudi Arabia is the President while an Egyptian, Col. Anwar Sadat is the General Secretary. The General Secretariat is in Cairo, Egypt where Dr. Brelvi is busily engaged in producing necessary literature. It will be recalled that Dr. Brelvi is a great literary giant of the undivided subcontinent of India.

To receive the delegation in Lagos, a ... Reception Committee comprising almost all the shades of Muslim opinion was set up some time ago. This Committee [illegible]

اسلامک کانگرس ڈیلیگیشن ملک کے دس یوم کے دورے کے لئے ۲۲ تاریخ کو لیگوس آرہا ہے۔

ڈیلیگیشن چاہتا ہے کہ وہ جتنے زیادہ مسلمانوں سے ملنا ممکن ہو ملے اور ان سے اس معاملے میں گفتگو کرے کہ وہ ان کو کتنی ثقافتی مدد دے سکتا ہے۔

اسلامک کانگرس ڈیلیگیشن بذریعہ ہوائی جہاز لیگوس میں ۲۲۔ اپریل کو پہنچ رہا ہے۔ اور وہ ملک میں دس دن قیام کرے گا۔

اس عرصہ کے دوران ڈیلیگیشن کے ممبر اس ملک کے مسلمانوں سے ملاقاتیں کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ گفت وشنید کے ذریعے اس بات کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں گے کہ کانگرس کس طرح ثقافتی امداد دے سکتی ہے۔

کانگرس کے ممبر ڈاکٹر ایم۔ ایم سید ڈاکٹر ایچ۔ اے محمود اور ڈاکٹر محمود بریلوی ہیں۔ آخر الذکر صاحب ایک پاکستانی ہیں کانگرس کا آغاز چند سال پہلے حج کے موقعہ پر کیا گیا تھا۔ اور ایسا کرنے میں سعودی عرب' پاکستان اور مصر کی حکومتیں شامل تھیں۔ اس تنظیم کے پریذیڈنٹ سعودی عرب کے شاہ سعود ہیں۔ جبکہ ایک مصری کرنل انور سادات اس کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اس تنظیم کا جنرل سیکرٹریٹ قاہرہ (مصر) میں ہے جہاں ڈاکٹر بریلوی ضروری لٹریچر تیار کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر بریلوی غیر منقسم برصغیر کی ایک بہت بڑی دیو قامت ادبی شخصیت تھے۔

لیگوس میں ڈیلیگیشن کا استقبال کرنے کے لئے ایک استقبالی کمیٹی کچھ عرصہ قبل بنائی گئی تھی جس میں تمام نقطہ ہائے نظر کے لوگوں کو شامل کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی نے ایک سب کمیٹی کی تشکیل کی جو سات ممبروں پر مشتمل تھی۔ اس سب کمیٹی کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ ایک پروگرام بنائے اور اس سلسلے میں دیگر ضروری انتظامات کرے۔

سب کمیٹی میں مندرجہ ذیل ممبران شامل ہیں۔ مسٹر ایرگ بو گبو چیئرمین' مسٹر ایل۔ اے یوسف سیکرٹری' الفالیم کے ایکے موڈے الحاجی لاگوڈا' الحاجی ماشا' مسٹر اے۔ ٹی۔ گیوا۔ اور مولوی نسیم سیفی جو احمدیہ مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

عزیزہ مکرمہ ثمینہ فرحت صاحبہ بنت مکرم مولانا امام الدین صاحب کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم ملک شاہد حسین صاحب ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب بعوض مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۹۵ء کو تحریک جدید کے لان میں پڑھا۔ اس نکاح کا خطبہ اور ایجاب و قبول ذیل میں درج ہے۔

اس وقت جس مبارک نکاح کا اعلان کرنا مقصود ہے۔ یہ نکاح عزیزہ محترمہ ثمینہ فرحت صاحبہ بنت مکرم مولانا امام الدین صاحب ساکن ربوہ کا نکاح تجویز ہوا ہے عزیزم ملک شاہد حسین صاحب ابن مکرم محترم ملک محمد حسین صاحب ساکن ربوہ سے۔ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر۔ شادی کا تعلق خواہ احمدیوں میں ہو غیر از جماعت میں ہو یا کسی اور مذہب یا ازم سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ہو۔ اس کے کچھ حصے ایسے ہیں جنہیں فطری کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ فطری حصے ہر شادی میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن شریعت نے اس فطری حصے سے زائد بعض تقاضے ایسے معین فرمائے ہیں جن کو شادی سے وابستہ قرار دیا ہے اور اس لحاظ سے (دین حق کے احکام) کی سوچ یا ہدایت کے مطابق شادی اس فطری حلقے یا دائرے سے نکل کر ایک اور اعلیٰ دائرے میں داخل ہوتی ہے جہاں اس کے اغراض و مقاصد دوسرے لوگوں کی ذمہ داری نہیں لیکن (دین حق) نے ان کو اہمیت دی ہے۔ اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ جہاں تک انسانی معاشرے کا تعلق ہے یہ انسان خواہ دنیا کے مختلف گوشوں میں بستے ہوں۔ انسانی دائرے میں ہوں۔ اور ان کے درمیان جو شادی کا تعلق ہے اگر وہ قائم ہو تو فطری حصے تو طبعاً" پورے ہوتے ہیں۔ مگر (دین حق کی ہدایت) اس سے زائد یہ قرار دیتی ہے کہ شادی کا مقصود صرف فطری تقاضوں کی تکمیل یا حصول نہیں بلکہ بعض ذمہ داریاں بھی ہیں۔ اور ان ذمہ داریوں میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شادی کے ذریعہ سے دنیا میں آئندہ کے لئے ایک ایسی نسل کا قیام یا حصول جو حال کی نسبت بہتر مستقبل والی ہو اور اس لحاظ سے شادی کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ اور اس وجہ سے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ جب تک اولاد نہ ہو تو میاں بیوی کا تعلق میاں بیوی کی حد تک ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولاد کی نعمت نصیب ہو۔ تو میاں بیوی کے دائرے سے نکل کر وہ آئندہ نسل کے امین بن جاتے ہیں۔ اور جس رنگ میں وہ آئندہ نسل کی امانت کا حق ادا کریں گے ویسی ہی نسل مستقبل میں معاشرے کو یا قوم کو یا ملت کو نصیب ہو گی۔ دوسرے اس بات کو صرف فطری تقاضوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ بنیاد قرار دیا ہے مقصد کو۔ اور غرض اس کی یہ ہے کہ جب دو مختلف خاندانوں کے درمیان جو رشتہ قائم ہو گا تو ان کی اچھائیاں ان کی خوبیاں ان کی نیکیاں ان کے اندر امتیازی صلاحیتیں دو خاندانوں میں جب آپس میں منتقل ہوں گی تو اس کے نتیجے میں ایک بہتر مستقبل کی شکل پیدا ہو گی۔ اس وقت جس نکاح کا اعلان کرنا مقصود ہے۔ یہ خدا کے فضل سے دونوں ہی خاندان جماعت کے اعتبار سے اخلاق کے اعتبار سے جماعتی خدمات کے لحاظ سے ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا امام الدین صاحب آپ سب دوست جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی سعادت اور توفیق بخشی تھی ان کی زندگی میں کہ بڑا فعال حصہ اپنی زندگی کا انہوں نے میدان (-) میں صرف کیا۔ اور بڑی بے نفسی کے ساتھ اور بڑی بے لوث خدمات انجام دی ہیں۔ اور مربیوں کے دائرے میں نہیں بلکہ جہاں کام کیا ہے اس ماحول میں بھی خدا کے فضل سے نہایت نیک اثرات قائم کئے ہیں۔ آج وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس میں قطعاً کوئی شبہ نہیں کہ وہ احمدیت کی تاریخ کا ایک ایسا حصہ ہیں کہ کبھی کوئی مورخ ان کو نظرانداز نہیں کر سکے گا۔ اور یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سعادت اور توفیق بخشی کہ خدا کے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور آخری دم تک خدا کے ساتھ وفا کر دکھائیں۔ آج ان کی ایک صاحبزادی کے نکاح کا اعلان میں کر رہا ہوں اس تمنا اور دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی پاکیزہ تاثیرات کو ان کی بیٹی میں منتقل فرمائے اور آئندہ یہ ایک نئی نسل اور فعال نسل کی بنیاد بننے والے ہوں۔

اسی طرح دوسرا خاندان بھی اپنے اخلاق کے لحاظ سے نیکی کے لحاظ سے عزیزم ملک شاہد حسین میرے بڑے دوست ہیں میں ان کا واقف ہوں ان کی بڑی نیک فطرت ہے اور پاک صلاحیتیں ہیں اور ان کی صلاحیتوں میں ایک خاص بزرگ حضرت ڈاکٹر محمد شفیع صاحب جو خدا کے فضل سے دعاؤں کے لحاظ سے معاشرے میں ایک مقام رکھتے تھے میرے ساتھ بھی نہایت شفقت کا ان کا سلوک تھا۔ خدا کی طرف سے بڑے مجیب الدعوات تھے اور بہت سے دوست ان سے دعاؤں کی درخواست کیا کرتے تھے۔ ان کی دعائیں بھی اس تقریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شریک ہیں اس لئے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دو خاندانوں کا یہ اجتماع اور یہ تعلق ایک نہایت عظیم الشان مستقبل کی بنیاد بنے اور مستقبل اللہ تعالیٰ کے فضل سے حال سے بھی زیادہ تابناک ہو۔ اور وہ خوبیاں اور وہ صلاحیتیں جو دونوں خاندانوں کی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا اشتراک اور اجتماع جو ہے وہ جماعت کے لحاظ سے بھی مستقبل کے لئے ایک بہتر ضمانت بنائے اور اچھی نسل اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو۔ اور جماعت احمدیہ میں اس وقت سب سے زیادہ اس امر کو اہمیت دی جا رہی ہے کہ آئندہ نسل ہم کیسی تیار کر رہے ہیں۔ امامت رابعہ میں خاص طور پر ہمارے پیارے آقا نے وقف نو کی تحریک جاری ہی اس غرض سے فرمائی ہے کہ اولاد تو دنیا میں ساری شادیوں کے نتیجہ ہوتی ہے۔ لیکن احمدیت کے معاشرے میں ایسے حالات پیدا کرنا مقصود ہے کہ آئندہ چل کر دین کی خادم ہو اور دین کی ضرورتوں کے لئے اپنی زندگی پیش کرنے والی ہو۔ تو اس وقت یہ شادیاں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں بشرطیکہ اس جذبے اور اس لگن کے ساتھ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو صلاحیتیں نصیب ہوئی ہیں وہ آئندہ بہتر مستقبل کی تعمیر میں لگائی جائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ سے اس شادی کی اغراض کی تکمیل مانگی جائے اور اس وقت ہم سب یہ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے احمدیت کے مستقبل کے لئے، بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ ان چند دعائیہ کلمات کے ساتھ اب میں اس مبارک نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

عزیزہ ثمینہ فرحت صاحبہ چونکہ حضرت مولانا امام الدین صاحب جو وفات پا چکے ہیں عزیزہ کے جائز شرعی ولی عزیزہ کے بھائی ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ہیں وہ اس وقت یہاں ملک میں موجود نہیں ہیں انہوں نے اپنی طرف سے اس موقعہ کے لئے مکرم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کیا ہے۔

مکرم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب آپ کو بحیثیت وکیل عزیزہ محترمہ ثمینہ فرحت صاحبہ بنت مکرم محترم حضرت مولانا امام الدین صاحب ساکن ربوہ کا نکاح عزیزم ملک شاہد حسین صاحب ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب ساکن ربوہ سے پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر منظور ہے۔

نسیم سیفی: منظور ہے۔

تشریف رکھیں۔

عزیزم مکرم ملک شاہد حسین صاحب آپ کو اپنا نکاح عزیزہ محترمہ ثمینہ فرحت صاحبہ بنت مکرم محترم حضرت مولانا امام الدین صاحب ساکن ربوہ سے پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر منظور ہے۔

شاہد حسین: منظور ہے۔

تشریف رکھیں۔

تو آئیے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے ہر پہلو سے خدا کے فضل سے بابرکت ثابت فرمائے۔

میٹرک کے بعد آپ کیا کریں گے؟

(میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد طلباء وطالبات کے لئے مزید تعلیم کے بارے میں ایک معلوماتی جائزہ)

کیا آپ نے سوچا ہے کہ میٹرک کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں یا کیا کر سکتے ہیں۔ اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی ابھی سے کیجئے تاکہ آئندہ پریشانی سے بچ سکیں۔ آپ کی راہنمائی کے لئے کچھ معلومات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(1) ایسے احمدی طلباء جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلے کے خواہشمند ہوں۔ ان کو چاہئے کہ "الفضل" پڑھتے رہیں "الفضل" میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا اعلان شائع ہوتا ہے نیز آپ دفتر وکالت دیوان سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

(2) ایسے طلبہ جو F.A کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ غور کر کے ایسے مضامین کا انتخاب کریں جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی آئندہ پیشہ ورانہ زندگی میں ان کے لئے مفید ہوں F.A میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

۱۔ اکنامکس ۲۔ میتھ ۳۔ سٹیٹس (Statistics) ۴۔ اردو ۵۔ جغرافیہ ۶۔ انگریزی وغیرہ۔ ان کے علاوہ انگریزی، اردو، مطالعہ پاکستان اور اسلامیات لازمی مضامین ہیں۔ F.A کے بعد آپ کامرس اور اکاؤنٹس کی طرف جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ F.A کے بعد (B.B.A) بزنس ایڈمنسٹریشن میں داخلہ لے کر پھر M.B.A کیا جا سکتا ہے۔ نیز B.A کے بعد M.B.A میں بھی داخلہ مل سکتا ہے۔ کسی مضمون میں M.A کرنے کے لئے B.A میں پڑھے ہوئے کسی مضمون میں داخلہ مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس مضمون میں اچھے نمبر حاصل کئے ہوں۔

(3) F.Sc کے دو گروپس ہیں۔
(i) پری میڈیکل (ii) پری انجینئرنگ

F.Sc پری میڈیکل کرنے کے بعد آپ (M.B.B.S.) (B.PHARM) ویٹنری میڈیسن، ڈینٹل سرجری، B.A B.Sc اور (B.B.A) کر سکتے ہیں۔

F.Sc پری انجینئرنگ کے بعد آپ انجینئرنگ یونیورسٹی میں الیکٹریکل، سول، میکینیکل، کیمیکل اور ٹیکسٹائل آرکیٹکچر وغیرہ کی برانچوں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ B.Sc کمپیوٹر سائنسز، B.Sc (سادہ) B.A، B.B.A اور B Com وغیرہ کر سکتے ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جان میجر کا اپنی پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر اپنی یورپی پالیسیوں کی وجہ سے مشکلات میں ہیں۔ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ انہیں وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ لیکن اس کے برخلاف بعض دوسرے لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ پارٹی کی لیڈر شپ سے مستعفی ہو جائیں۔ چنانچہ جمعرات کے روز وہ اپنی منقسم کنزرویٹو پارٹی سے مستعفی ہو گئے اور اپنے مخالفوں سے انہوں نے کہا کہ وہ اب جس طرح چاہیں اسے چلائیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک ڈرامائی بیان میں جو ڈاؤننگ سٹریٹ کے باغ میں دیا گیا مسٹر میجر نے کہا کہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ لیڈر شپ کے مقابلے میں جیت جائیں گے اور اپنی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر قائم رہیں گے۔ مسٹر میجر ۱۹۹۰ء کے نومبر میں مسز مارگریٹ تھیچر کے استعفیٰ دینے کے بعد برطانیہ کے وزیر اعظم بنے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ یورپ کے مسائل میں الجھ کر پارٹی کو تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ میں موجودہ صورت کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وقت آگیا ہے۔ کہ یا مقابلہ کیا جائے۔ یا ساری بات کو ختم کر دیا جائے۔ یہ انہوں نے کہا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ میں ایک مختصر سا بیان دینا چاہتا ہوں۔ میری عمر ۱۶ سال تھی جب سے میں سیاست کار رہا ہوں۔ جہاں تک خدمت خلق کا تعلق ہے۔ میں اسے ایک فریضہ گردانتا ہوں اور اگر آپ واقعی لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں تو آپ ایک فریضے کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے وزیر اعظم بنے تقریباً پانچ سال ہو گئے ہیں اور اس عرصہ میں ہم نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ لیکن گذشتہ تین سال سے ایک چھوٹی سی اقلیت جس کا تعلق میری پارٹی سے ہے میری مخالفت کر رہی ہے۔ ان تین سالوں میں لیڈر شپ کے انتخاب پر دھمکیاں ملتی رہی ہیں لیکن ہر سال وہ صرف آوازے ہی بلند کر سکے۔ اب ۱۹۹۵ء میں بھی وہی کچھ ہو رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ کسی کے مفاد میں نہیں ہے۔ اور خاص طور پر ہماری پارٹی کے مفاد میں نہیں ہے۔ میں پارٹی کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں اور اسی لئے میں نے استعفیٰ دیا ہے تاکہ جو میرے مخالف ہیں وہ پوری طرح مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔ میں بھی اس میں حصہ لوں گا۔

رشدی کے بارے میں فتویٰ

ایران کے ایک سینئر سیاست دان نے ہفتے کے روز یورپی ممالک کو تلقین کی کہ وہ اپنے آپ کو برطانوی مصنف سلمان رشدی سے پرے رکھیں۔ سلمان رشدی کو اسلامی لیڈروں نے ہتک رسول (بلاسفیمی) کا مجرم قرار دیا ہوا ہے محمد جواد لنذری جانی جو پارلیمنٹری فارن افیئرز کمیٹی کے وائس چیئرمین ہیں نے یورپین یونین پر الزام لگایا کہ وہ رشدی کے معاملے کو سیاست کا رنگ دے رہے ہیں۔ اور یورپین یونین کے اس مطالبے کو غیر معقول قرار دیا کہ ایران رشدی کے خلاف موت کے فتوے کو منسوخ کر دے ایران کے سابق وفات یافتہ لیڈر آیت اللہ خمینی نے مذہبی بناء پر ایک فتویٰ جاری کیا تھا اس فتوے کے مطابق رشدی کو اس کی کتاب Satanic Verses پر موت کی سزا دی گئی تھی۔ کیونکہ اس کتاب کے متعلق اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ یہ توہین اسلام پر مبنی ہے۔

اس سینئر سیاست دان نے کہا کہ یہ ایک مذہبی فتویٰ ہے اور حکومت اس بات کی مجاز نہیں کہ وہ اس فتوے کو منسوخ کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رشدی کا معاملہ دراصل ایک ایسا مسئلہ ہے جو یورپین لیڈروں نے اٹھایا ہے۔ یہ ساری باتیں مسٹر لار جانی نے کیہان انٹرنیشنل اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ رشدی کا ساتھ دیتے ہوئے یورپ نہ صرف ایران کے خلاف کام کر رہا ہے بلکہ اسلام کی مخالفت مول لے رہا ہے۔ ان کے اس بیان سے دو روز قبل ایران نے یورپین یونین کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا تھا کہ فتویٰ واپس لیا جائے۔ یورپین یونین نے کہا تھا کہ عالمی قانون کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اور اس لئے رشدی کے خلاف کوئی ایکشن لیا جانا مناسب نہیں۔ ایران کے ڈپٹی فارن منسٹر محمود واعظی گزشتہ جمعرات کے روز یورپین یونین کو لکھا ہوا بیان پیش نہ کر سکے جیسا کہ انہوں نے پیرس میں کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لار جانی نے سٹاک ہالم میں کہا تھا کہ جو کچھ واعظی کی جیب میں ہے وہ ان تمام سوالات کا جواب ہے جو یورپین یونین پوچھنا چاہتی ہے۔ روزنامہ جمہوری اسلامی نے ہفتہ کے روز کہا کہ ایران عالمی قانون کے متعلق جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہے اس کی فتویٰ کے متعلق کے متعلق کوئی اہمیت نہیں ہو گی۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپین یونین یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ برطانیہ اب رشدی کی حفاظت کے لئے جو کچھ کر رہا ہے وہ اسے اپنی ذات پر بوجھ سمجھتا ہے۔ ایک شخص کی زندگی کو بچانے کے لئے سالہا سال تک کروڑوں پونڈ خرچ کئے جائیں تو برطانیہ کے ٹیکس گزار لوگ بھی اسے پسند نہیں کریں گے۔ اگرچہ آزادی ضمیر کے اپنے نظریہ کے مطابق وہ چاہتے تو یہی ہیں کہ ایران کا فتویٰ منسوخ ہو جائے لیکن چونکہ ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آیا اور ان کے اخراجات جو سلمان رشدی کی حفاظت پر اٹھ رہے ہیں روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے اب اس سلسلے میں پہلے سے زیادہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ایرانین حکومت کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اس فتوے کو منسوخ کر دے۔ ایرانی حکومت نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ کسی شخص یا گروہ کو رشدی کو قتل کرنے کے لئے ایران سے نہیں بھیجے گی۔

مولانا محمد اسماعیل منیر

"میرا خاندان"

خوشی ہے کہ آپ احمدی خاندانوں کو متعارف کروانے کا سلسلہ شروع فرما رہے ہیں یقیناً یہ سلسلہ خیر و برکت کا موجب ہو گا اور دعوت الی المعروف کا باعث بنے گا۔

میرے والد محترم میاں فضل کریم صاحب (۱۱- نومبر ۱۹۳۹ء کو ۵۴ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے تھے) ۱۹۰۵ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

۱- عاجز محمد اسماعیل منیر ۱۹۴۴ء میں خاندان کا پہلا واقف زندگی ۱۹۵۱ء میں سری لنکا میں تحریک جدید کے مشن کے اجراء کے لئے پہنچا جہاں سے سال بعد واپسی ہوئی پھر مشرقی افریقہ - ماریشس (دو مرتبہ) مغربی افریقہ میں ۱۱ سال گزارے - بیت البشارت (سپین) جوبلی جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء برطانیہ میں شمولیت کا اعزاز پایا۔ مجلس نصرت جہاں کا پہلا سیکرٹری بنا آجکل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کی ڈیوٹی دے رہا ہوں۔

۲- مکرم عبد المنان صاحب شاہد (میرا بھتیجا) ابن ماسٹر عبد السلام صاحب مربی سلسلہ سیرالیون اور برطانیہ۔

۳- مکرم عبد الماجد صاحب طاہر ابن ماسٹر عبد الستار صاحب (مربی سلسلہ برطانیہ)

۴ مکرم عبد الحلیم احمد صاحب ابن ماسٹر عبد القادر صاحب مربی سپین

۵- مکرم محمد الیاس صاحب منیر (میرا بیٹا) مربی ساہیوال و جرمنی۔

۶- مکرم نوید احمد صاحب ابن محمد رشید صاحب مربی سلسلہ عربی زبان کا سکالر

۷ مکرم خالد احمد صاحب ابن محمد لئیق صاحب مربی سلسلہ پنڈ بیگوال اسلام آباد

۸ مکرم علیم محمود صاحب ابن محمد رفیق صاحب مربی سلسلہ بھابڑا (سرگودھا)

۹ مکرم منیر الدین احمد صاحب (میرے ماموں زاد) اطفال الاحمدیہ کے زمانہ سے میرے دوست جنہوں نے B.A کرنے کے بعد وقف کیا اور مربی بن کر مشرقی افریقہ اور سویڈن میں خدمات بجا لائیں۔

۱۰- ان کا بھتیجا مکرم عبد الحفیظ صاحب کھوکھر مربی غانا و کینیڈا و برطانیہ

۱۱- ان کا بھتیجا مکرم قمر داؤد صاحب کھوکھر مربی سلسلہ احمدیہ وکالت تبشیر ربوہ

۱۲- ان کا بیٹا مکرم ظہیر الدین صاحب مربی سلسلہ بہائیت کے سکالر۔

۱۳- میرا بھتیجا مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب ابن محمد اسحاق صاحب انور واقف زندگی - نصرت جہاں سکول غانا میں خدمت کا موقعہ ملا۔

۱۴ تا ۲۰- ہمارے خاندان کی چھ بیٹیاں مربیان سلسلہ سے بیاہی گئی ہیں جو اپنے خاوندوں کے ساتھ ہندوستان - جاپان - لائبیریا - پاکستان میں خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔

سیرالیون میں بیماری خانہ جنگی

ادارہ عالمی صحت نے بتایا ہے کہ سیرالیون میں ۱۷۰۹- افراد ہیضہ میں مبتلا ہوئے اور ان میں سے ۵۷ جان گنوا بیٹھے۔ ڈاکٹر ایورسٹ Njelesani جو سیرالیون میں ادارہ عالمی صحت کے نمائندے ہیں نے کہا کہ اس سال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ افراد کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔ موسم برسات ابھی شروع ہی ہوا ہے اور صوبے دار الحکومت سے منقطع ہو گئے ہیں اور دواؤں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا مشکل ہو رہا ہے۔ اس وقت ملک میں ۲۰ لاکھ افراد مہاجروں کی سی کیفیت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور انہیں کھانا کھلانا بھی آسان کام نہیں ہے فری ٹاؤن جس کی آبادی سات لاکھ پچاس ہزار ہے وہاں چھ ہزار افراد خانہ جنگی کی وجہ سے مہاجروں کی طرح جمع ہو چکے ہیں۔ اور جس علاقے میں وہ رہتے ہیں وہاں انہیں بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ پانی لانے کے لئے بھی تقریباً نصف گھنٹہ انہیں پیدل چلنا پڑتا ہے۔ حکومت نے ہیضہ کے علاج کے لئے فری ٹاؤن میں پانچ مراکز قائم کر دیئے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے جو ماہرین سیرالیون بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ملیریا اور تنفس کی بیماریاں بھی پھیل سکتی ہیں۔ اس لئے کہ یہاں بیماریوں کی روک تھام کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ سازو سامان موجود نہیں ہے- جہاں تک خانہ جنگی کا تعلق ہے سننے میں آیا ہے کہ وہاں وہ لوگ جنہیں باغی کہا جاسکتا ہے گاؤں کے گاؤں اور قصبوں کے قصبے جلا رہے ہیں- سکولوں کی اینٹیں تک اٹھا کر لے گئے ہیں- اور ڈسپنسریوں کو انہوں نے تباہ برباد کر دیا ہے- یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ یہ باغی لوگ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں- لوٹ مار سے زیادہ انہیں تباہی اور آگ لگانے سے غرض معلوم ہوتی ہے- بہت سے لوگ اپنے اپنے علاقے چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا چکے ہیں اور زیادہ تر فری ٹاؤن کا رخ کرتے ہیں-

بقیہ صفحہ ۳

آس پاس تمام اشیاء کو روشن کر دیتا ہے لیکن خود اس کے نیچے اندھیرا ہوتا ہے- اسی طرح یہ لوگ دوسروں کو تو نصیحت کرتے پھرتے ہیں مگر اپنے گھر کی فکر نہیں کرتے- کہ ہماری روشنی سے ہمارے اپنے گھر کے لوگ کیا فائدہ اٹھا رہے ہیں- مگر آنحضرت ﷺ کو اس بات کا خیال معلوم ہوتا ہے کہ ان کے عزیز بھی اس نور سے منور ہوں- جس سے وہ دنیا کو روشن کرنا چاہتے تھے- اور اس کا آپ تعہد بھی کرتے تھے- اور ان کے امتحان و تجربہ میں لگے رہتے تھے- اور ربیت اعزہ ایک ایسا اعلیٰ درجے کا جوہر ہے جو اگر آپؐ میں نہ ہوتا تو آپؐ کے اخلاق میں ایک قیمتی چیز کی کمی رہ جاتی-

دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کو اس تعلیم پر کامل یقین تھا جو آپؐ دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے- اور ایک منٹ کے لئے بھی آپؐ اس پر شک نہیں کرتے تھے- اور جیسا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں (اللہ کی پناہ) دنیا کو (-) بنانے کے لئے اور اپنی حکومت جمانے کے لئے آپ نے یہ سب کارخانہ بنایا تھا- ورنہ آپ کو کوئی وحی نہ آتی تھی- یہ بات نہ تھی- جبکہ آپ کو اپنے رسول اور خدا کے مامور ہونے پر ایسا ثلج قلب عطا تھا اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی- کیونکہ ممکن ہے کہ لوگوں میں آپ بناوٹ سے کام لے کر اپنی سچائی کو ثابت کرتے ہوں- لیکن یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ رات کے وقت ایک شخص خاص طور پر اپنی بیٹی اور داماد کے پاس جائے اور ان سے دریافت کرے کہ کیا وہ اس عبادت کو بھی بجا لاتے ہیں- جو اس نے فرض نہیں کی بلکہ اس کا ادا کرنا (اہل ایمان) کے اپنے حالات پر چھوڑ دیا ہے- اور جو آدھی رات کے وقت اٹھ کر ادا کی جاتی ہے- اس وقت آپ کا جانا اور اپنی بیٹی اور داماد کو ترغیب دینا کہ وہ تہجد بھی ادا کیا کریں- اس کامل یقین پر دلالت کرتا ہے جو آپ کو اس تعلیم پر تھا جس پر آپ لوگوں کو چلانا چاہتے تھے- ورنہ ایک مفتری انسان جو جانتا ہو کہ ایک تعلیم پر چلنا نہ چلنا ایک سا ہے- اپنی اولاد کو ایسے پوشیدہ وقت میں اس تعلیم پر عمل کرنے کی نصیحت نہیں کر سکتا- یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ایک آدمی کے دل میں یقین ہو کہ اس تعلیم پر چلے بغیر کمالات حاصل نہیں ہو سکتے-

تیسری بات وہی جسے ثابت کرنے کے لئے میں نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر ایک بات کے سمجھانے کے لئے تحمل سے کام لیا کرتے تھے اور بجائے لڑنے کے محبت اور پیار سے کسی کو اس کی غلطی پر آگاہ فرماتے تھے چنانچہ اس موقعہ پر جب علیؓ نے آپ کے سوال کو اس طرح رد کرنا چاہا کہ جب ہم سو جائیں تو ہمارا کیا اختیار ہے کہ ہم جاگیں کیونکہ سویا ہوا انسان اپنے آپ پر قابو نہیں رکھتا- جب وہ سو گیا تب اسے کیا خبر ہے کہ فلاں وقت آگیا ہے اب میں فلاں کام کر لوں اللہ تعالیٰ آنکھ کھول دے تو نماز ادا کر لیتے ہیں- ورنہ مجبوری ہوتی ہے (کیونکہ اس وقت الارم کی گھڑیاں نہ تھیں) اس بات کو سن کر آنحضرت ﷺ کو تو حیرت ہونی ہی تھی کیونکہ آپ کے دل میں جو ایمان تھا- وہ کبھی آپ کو غافل نہ ہونے دیتا تھا- کہ تہجد کا وقت گزر جائے اور آپ کو خبر نہ ہو- اس لئے آپ ﷺ نے دوسری طرف منہ کر کے صرف یہ کہہ دیا کہ انسان بات مانتا نہیں جھگڑتا ہے- یعنی تم کو آئندہ کے لئے کوشش کرنی چاہئے تھی کہ وقت ضائع نہ ہو نہ کہ اس طرح ٹالنا چاہئے تھا- چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر کبھی تہجد میں ناغہ نہیں کیا-

بقیہ صفحہ ۴

کمرے میں حاضر ہو گئے اور خاصی دیر تک ہماری آپس میں گفتگو جاری رہی- انہوں نے زیادہ تر جماعت کے مرکز کے متعلق پوچھا- اس لئے کہ نائیجیریا میں تو جماعت کی تمام کارگزاری ان کے سامنے تھی- ایک تو اس لئے کہ وہ ہم میں دلچسپی رکھتے تھے اور دوسرے اس لئے کہ وزیراعظم کو ہر قسم کی بریفنگ دی جاتی ہے- میں نے مرکز کے متعلق ان کے سوالات کے جواب دیئے اور انہوں نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سن کر اس بات کی داد دی کہ ہم اب ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں- اور مسکراتے ہوئے ہم سے مصافحہ کر کے اس ملاقات کو بہتر طریق پر انجام تک پہنچایا-

پس تحریر: اس کے کئی سال بعد جب برادر محترم رفیق احمد صاحب ثاقب سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو' نائیجیریا سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ طفاوا بالیوا کے قصبہ میں (یہ قصبہ ہی کا نام ہے) سر ابوبکر طفاوا بالیوا کے نام پر ایک بہت بڑی لائبریری قائم کی گئی ہے- اگرچہ اس وقت تک اس میں رکھی جانے والی کتابیں ترتیب سے تو نہیں رکھی گئی تھیں لیکن میزوں کے اوپر پڑی تھیں اور ثاقب صاحب نے دیکھا کہ ہماری دی ہوئی کتابیں جن پر میرے دستخط ثبت تھے نمایاں طور پر ایک میز پر پڑی تھیں جو جلد ہی ترتیب کے ساتھ الماریوں میں رکھی جانے والی تھیں-

بقیہ صفحہ ۵

نوٹ:- F.Sc کرنے والوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ جس کالج میں وہ داخلہ لے رہے ہوں وہاں پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں یا نہیں-

(4) ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن (D.B.A) انٹر کے مساوی بزنس مینجمنٹ کا کورس ہے- جس کے بعد آپ کو B.A B.B.A اور B.Com میں داخلہ مل سکتا ہے یہ کورس حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہے- اس کورس کی تکمیل کے بعد B.B.A میں داخلہ آسان ہو جاتا ہے- (تفصیل کے لئے دیکھئے روزنامہ "الفضل" شمارہ نمبر ۱۲۳ جلد نمبر ۴۵-۸۰ مورخہ ۴ جون ۱۹۹۵ء)

نیز مزید معلومات کے لئے مکرم وسیم احمد صاحب پرنسپل لاہور کالج آف کمپیوٹر اینڈ مینجمنٹ سائنسز L-75 گلبرگ III کلمہ چوک ۲۳۳ فیروزپور روڈ لاہور سے رابطہ کریں-

(5) ایسے طلبہ جو کامرس میں دلچسپی رکھتے ہوں میٹرک کے بعد I.Com C.Com D.Com کر سکتے ہیں ان کورسز کے بعد B.Com میں داخلہ سہولت سے مل جاتا ہے اور B.Com نسبتاً آسان ہو جاتا ہے- B.Com کے بعد M.Com کیا جاسکتا ہے C.A اور I.C.M.A میں بھی سہولت پیدا ہو جاتی ہے- گو کہ یہ دونوں کورسز B.A یا B.Sc کے بعد بھی کئے جاسکتے ہیں-

(6) طالبات میٹرک کے بعد ہوم اکنامکس کالج میں داخلہ لے کر چار سالہ B.Sc کا کورس کر سکتی ہیں- اس میں مختلف پیشہ ورانہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں- چائلڈ ڈویلپمنٹ' فوڈ نیوٹریشن' ڈرائنگ اور فوڈ ٹیکنالوجی وغیرہ-

آپ میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو چاہیں گے کہ میٹرک کے معاً بعد عملی زندگی میں قدم رکھیں اور کوئی ہنر سیکھیں اس کے لئے آپ علاقے کے کسی بھی Vocational اور Poly Technic انسٹی ٹیوٹ سے کم یا زیادہ عرصے کا کورس کر سکتے ہیں- جس کا ڈپلومہ دیا جاتا ہے- یہ ڈپلومہ موٹر مکینک' الیکٹریشن' ریفریجریشن' ایئرکنڈیشنگ اور ویلڈنگ وغیرہ میں حاصل کیا جاسکتا ہے-

(7) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی میٹرک پاس طلبہ کو بعض کورسز کرواتی ہے اور ان کے پروگرام PTV-2 پر نشر ہوتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل کورسز شامل ہیں:-

(۱) ڈیری فارمنگ (۲) پولٹری فارمنگ (۳) شہد کی مکھیاں پالنا (۴) مچھلی فارمنگ (۵) ریشم کے کیڑے پالنا وغیرہ وغیرہ

(8) میٹرک کے بعد P.T.C بھی کیا جاسکتا ہے- میٹرک کے رزلٹ کے معاً بعد ہر ضلع میں واقع ایلیمنٹری کالج میں P.T.C میں داخلے ہوتے ہیں- یہ ایک سالہ کورس ہے- اس کے بعد اگر آپ F.A کر لیں تو C.T. میں بآسانی داخلہ مل جاتا ہے-

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی P.T.C کرواتی ہے-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

تھے اور لباس ان سے رونق پاتا تھا اور عزت پاتا تھا- یہ وہ رعب ہے جو خدا کا رعب ہے اگر یہ قائم رہے تو غیر اللہ کا رعب پھٹک نہیں سکتا پاس- پس ان (رفقاء) کی جو شان ہم نے بچپن میں دیکھی اور ہمیشہ کے لئے دلوں پر نقش ہو گئی وہ یہی شان تھی کہ وہ غیر اللہ سے بے نیاز پھرا کرتے تھے گویا وجود ہی کوئی نہیں ہے- اور اس ذات میں مگن- اس خیال میں مگن ان کی نسلوں کی اچھی تربیت ہوئی مگر بعض اوقات استثناء وہاں بھی دکھائی دیئے- وہ استثناء بھی بعض بنیادی تعلیمات سے غافل ہونے کے نتیجے میں پیدا ہوئے- بعض دفعہ ایک نیک آدمی نیکی میں اتنا انہماک کر لیتا ہے کہ وہ دوسرے حقوق ادا نہیں کرتا- آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایسا کئی مرتبہ ہوا کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو ساری عمر اب روزے رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہوں- ایک نے کہا میں اتنی نمازیں پڑھا کروں گا ساری رات جاگا کروں گا وغیرہ وغیرہ- ہر موقع پر آنحضرت ﷺ نے ان کو منع فرمایا اور کہا کہ تم زبردستی خدا کو خوش نہیں کر سکتے' تم اپنا نقصان اٹھاؤ گے' خود اپنا نقصان کرو گے- اور فرمایا تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق ہے ان کا بھی خیال کرو- ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض لوگوں کی آپس میں دوستی تھی اور جب وہ ایک موقع پر کھانے پر گئے تو بیوی کو بہت برے حال میں دیکھا تو ان صاحب نے حضرت سلمانؓ فارسی کے متعلق روایت ہے انہوں نے پوچھا بیوی سے کیا بات ہے تم' تمہارا خاوند ہے اس برے حال میں کیوں ہو- اس نے کہا میرا خاوند جیسا ہوا ویسا نہ ہوا اس کو تو میری ذات میں کوئی دلچسپی نہیں- وہ تو خدا کا ایسا ہو چکا ہے کہ بندوں کی کوئی ہوش ہی نہیں- پھر ایک لمبی حدیث ہے میں آپ کو سناؤں گا بعد میں- آخر کار حضرت سلمانؓ نے اس کو سمجھایا اور کہا یوں نہیں ہو گا تمہیں خدا کا حق بھی دینا ہے اور بندے کا حق بھی دینا ہے اور اگر نہیں دو گے تو نقصان اٹھاؤ گے جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا تو آپ نے پوری طرح اس کو صادر کیا- حضرت سلمانؓ فارسی کی اس نصیحت کو' اور فرمایا بالکل ٹھیک کیا ہے-

(از خطبہ ۲۰- جنوری ۱۹۹۵ء)

سیلزمینوں کی ضرورت ہے

ہمیں اپنے پراڈکٹ "کیلوفر سیرپ" (مٹی چھڑانے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے پاکستان کے تمام شہروں سے وہاں کے مقامی سیلز مینوں کی ضرورت ہے- دلچسپی رکھنے والے احباب فوری قلمی رابطہ فرمائیں-

مینیجر مظہر دواخانہ رجسٹرڈ

احمد نگر نزد ربوہ فون 211544 - 04524

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- جون-1995ء
گرمی کی شدت پھر سے عروج پر ہے
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت پاکستان نے الطاف حسین کو پاکستان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ عالمی پولیس انٹرپول کو پاکستان کے ادارے ایف آئی اے نے خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ الطاف حسین سزا یافتہ ہے۔ اس کے خلاف مقدمے بھی قائم ہیں۔ اس کی گرفتاری اور برطانیہ سے پاکستان واپسی میں مدد دی جائے۔ یاد رہے کہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان مجرمان کے تبادلے کا معاہدہ نہیں ہے۔ لہٰذا برطانوی حکومت سے سفارتی سطح پر رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کراچی میں حکومت کسی کے خلاف مقدمات واپس نہیں لے گی۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں بھارت کے تربیت یافتہ ۵ سو سے ایک ہزار دہشت گرد سرگرم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اور سرحد سے صرف ۷۵ تھانیدار منگوائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکیوں نے ایم کیو ایم کو بڑے پیمانے پر ویزے دیئے ہیں انہیں ہم نے بتا دیا ہے کہ امریکہ میں دہشت گردی ہوئی تو ہم سے شکایت نہ کریں۔ حکومت پاکستان نے الطاف حسین کے "ریڈ وارنٹ" جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک الطاف حسین ہڑتال اور احتجاج ختم نہیں کرتے ان کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہوں گے۔

○ حساس اداروں نے کارروائی کر کے کراچی کے دہشت گردوں کا ہیڈ کوارٹر لاہور سے پکڑ لیا ہے۔ میجر کلیم کے اغوا سمیت کئی سنگین مقدمات میں ملوث ملزمان نے ریلوے کالونی مغلپورہ میں اپنا ٹھکانہ بنا رکھا تھا۔ گرفتار شدگان کی اطلاع کے مطابق الطاف گروپ کے مفرور کارکنوں کی بڑی تعداد لاہور اور اسلام آباد کے علاوہ ملتان' بہاولنگر' ڈیرہ غازی خان اور پشاور میں بھی روپوش ہے۔

○ کراچی میں فائرنگ کے واقعات سے ملک بھر میں ٹرینوں کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ٹرینیں کئی کئی گھنٹے تاخیر سے پہنچ رہی ہیں۔ کراچی اور حیدر آباد میں ریلوے کا حفاظتی نظام عملاً رینجرز اور قانون نافذ کرنے والے دوسرے اداروں نے سنبھال لیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یکطرفہ ٹریفک نہیں چل سکتی تمام دہشت گرد جلد گرفتار کر لئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ۲۰۰۰ تربیت یافتہ افراد دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم نے الطاف گروپ کا ہر جائز مطالبہ مان لیا۔ لیکن الطاف گروپ نے ہمارا یہ مطالبہ نہیں مانا کہ دہشت گرد خود کو قانون کے حوالے کر دیں اور ہتھیار پھینک دیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ چند روز میں کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف وسیع پیمانے پر آپریشن متوقع ہے۔ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں ۱۰۷ ارکان نے وزیر اعظم پر اعتماد کا اظہار کیا۔

○ لاہور میں مسلم لیگ کے کارکنوں اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ نواز شریف کے خلاف مقدمات کی واپسی کے لئے مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس کی اندھا دھند شیلنگ کی گئی۔ مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ شاہراہ قائد اعظم پر ٹریفک معطل ہو گئی۔ ۱۶ مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ پلاٹوں کی غیر قانونی الاٹمنٹ کے بارے میں نواز شریف کے خلاف ریفرنس کی سماعت ۲ جولائی تک ملتوی کر دی گئی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی اس ملاقات میں ارکان اسمبلی کی شکایات دور کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے اپوزیشن ارکان نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو اور پیپلز پارٹی کے درمیان اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ تاہم مسلم لیگ (ن) کے ارکان کا کہنا ہے کہ ہم وٹو کی سیاسی بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے۔

○ کراچی میں لسانی فسادات شروع ہو گئے۔ غیر مہاجروں کو ایم کیو ایم کی طرف سے انتباہ جاری کیا گیا ہے کہ وہ علاقہ چھوڑ دیں۔ سوگ کے تین روزہ ایام میں ہونے والی خونریزی نے نسلی اور لسانی فسادات کی شکل اختیار کر لی ہے بلوچ اور سندھی آبادیوں میں نوجوانوں نے مورچے بنا لئے ہیں۔ مہاجر آبادیوں میں بھی اسلحہ بردار نوجوان گھومتے رہتے ہیں۔ اورنگی ٹاؤن میں دہشت گردوں نے رینجرز کی چوکی پر آدھ گھنٹے کے وقفے سے دو دفعہ راکٹ برسائے۔ فائرنگ بھی کی گئی۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں تشدد کے دوران ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے صوبائی وزیر غلام سرور نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو فوجی آپریشن کی اطلاع دینے کے الزام میں مسلم لیگ (ن) کے لیڈر چوہدری نثار علی کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان' مصطفیٰ جتوئی' حامد ناصر چٹھہ اور بلخ شیر مزاری نے مسلم لیگ (ن) کو آگاہ کیا ہے کہ اگر پیپلز پارٹی کو مدعو نہ کیا گیا تو وہ کراچی کانفرنس میں نہیں آئیں گے۔

○ خیال ہے کہ مسلم لیگ (ن) پیپلز پارٹی کو کراچی کانفرنس میں مدعو کرنے پر راضی ہو جائے گی۔

○ حکومت سندھ کراچی میں شام کے اخبارات پر سنسر لگانے پر غور کر رہی ہے۔ صبح کے اخبارات کو صرف ہدایات جاری کی جائیں گی۔

○ کراچی کی صورت حال پر اپوزیشن نے سینٹ کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ گورنر بلوچستان نے صوبائی وزیر ایوب بلیدی کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

نو تعمیر شدہ مکانات
ویسٹرن سٹائل فوری فروخت کیلئے
اس کے علاوہ تمام محلہ جات میں مکانات و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے رابطہ فرمائیں
احمد پراپرٹی ایکسچینج
2/13 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون نمبر 211555 - فیکس: 211166

ORTHODONTICS
(Fixed Braces)
کے ذریعے ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کروائیے
رابطہ
ڈاکٹر کرنل (ر) صلاح الدین احمد
کیولری ڈینٹل کلینک
بالمقابل ایچ کریم بخش نزد TCS
کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
فون: 380856

مرض اٹھرا کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔ اٹھرا کی گولیاں' زدجام عشق' ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ۔ اوکاڑہ

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۹۰۰۰/- ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
21- ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7125089 - 7226508 / 7355422 - 7235175

جرمن ہومیوپیتھک کلینک
جرمن سند یافتہ ڈاکٹر اور جرمن ادویات سے تسلی بخش علاج کے لئے تشریف لائیں
ڈاکٹر محمد سعید ہیلتھ پریکٹیشنر آف جرمنی
جرمن ہومیوپیتھک کلینک
۱۱۹ مین بازار شاہدرہ ٹاؤن - لاہور
فون: 042-7925464

نجیب ٹریولز (سابقہ ایئر ماسٹرز)
گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن کے لئے خصوصی رعایت۔ کراچی - لندن - کراچی صرف ۱۶۰۰۰/- روپے بشمول ٹیکس سیٹیں موجود ہیں۔ رابطہ کیلئے
سید ظہیر شاہ نجیب ٹریولز (سابقہ ایئر ماسٹرز)
I فلور - 28 امپیریس ہاؤس نزد ڈسٹرکٹ پولیس لائن امپیریس روڈ - لاہور
فون: دفتر: 6366151 / 6305087 گھر: 7466868 042
رابطہ برائے ربوہ
سید ندیم احمد 46/16 ریلوے روڈ دارالرحمت وسطی ربوہ
فون: 639 / 415